REGD NO. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۲۴
یوم چہار شنبہ فی پرچہ دس پیسے
۷ رجب ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۵ فتح ۱۳۴۱ ہش ۔ ۵ دسمبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۴ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو دوپہر اور شام کے وقت بے چینی کی تکلیف ہو گئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کل دن میں دو مرتبہ دل کی تکلیف ہو جانے کے باعث بہت ناساز رہی۔ رات بھی بے چینی میں گزری۔ احباب جماعت شافی مطلق کے حضور خاص توجہ اور دوسے دعاؤں میں لگے رہیں کہ وہ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اہلِ قافلہ کی فوری توجہ کیلئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی اسم وار فہرست درج کی جاتی ہے جو اس سال قافلہ میں شمولیت کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ قافلہ کے لئے فہرست کا انتخاب ہمیشہ ہی مشکل ہوا کرتا ہے اور اس سال وہ خاص طور پر زیادہ مشکل تھا۔ کیونکہ قافلہ کی منظوری بہت تنگ وقت میں موصول ہوئی تھی۔ بہرحال جن بھائیوں اور بہنوں کا نام اس فہرست میں درج ہے وہ قادیان جانے کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے پاسپورٹ اور ویزا فارم مکمل کرکے بلا توقف مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین کراچی نمبر ۳ کے پتہ پر رجسٹری کرکے بھجوا دیں اور اس میں ہرگز کسی قسم کا توقف نہ ہو۔ ان سب دوستوں کو ویزا فارم اور مطبوعہ چٹھی بابت منظوری و ہدایات انفرادی طور پر بھجوا دی گئی ہے۔

قافلہ انشاء اللہ تعالیٰ لاہور سے ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو بذریعہ ریل روانہ ہوگا۔ اہل قافلہ کے قیام کا انتظام جودھامل بلڈنگ متصل رتن باغ لاہور میں کیا گیا ہے۔ البتہ جن دوستوں کے لاہور میں قیام کا پرائیویٹ انتظام موجود ہو وہ اپنی پرائیویٹ قیام گاہوں میں ٹھہر سکتے ہیں۔ مگر یہ ضروری ہوگا کہ وہ میرے دفتر کے عملہ اور امیر قافلہ (قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۴ میکلوڈ روڈ) کو ۱۶ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو اپنی حاضری نوٹ کرا دیں اور ضروری ہدایات حاصل کر لیں۔

پاسپورٹ اور ویزا اہل قافلہ کو کراچی سے موصول ہونے پر میرے دفتر کے ذریعہ لاہور سے مل جائیں گے۔ اپنے
[redacted]
ہاں وہ انتظار نہ کریں۔

اگر آخری وقت کسی مجبوری کی وجہ سے فہرست میں کوئی تبدیلی کرنی پڑی تو اس کا میرے دفتر کو اختیار ہوگا۔ چونکہ یہ دینی سفر ہے دعا کرکے گھر سے نکلیں اور سفر کے تقدس کو جاتے ہوئے اور آتے ہوئے پوری طرح قائم رکھیں۔ اور کوئی قابل اعتراض چیز ساتھ نہ ہو۔ امیر قافلہ قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ اور جائنٹ امیر سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہوں گے۔ ان کی پوری طرح فرمانبرداری کریں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں ۳/۱۲/۶۲

۱۔ چوہدری احمد جان صاحب R-56 سید پوری گیٹ راولپنڈی
۲۔ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری احمد جان صاحب "
۳۔ ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب نئی منڈی گجرات
۴۔ مولانا ابو العطاء صاحب ربوہ
۵۔ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیوہ فیض احمد صاحب محلہ واٹرورکس سیالکوٹ شہر
۶۔ مہر اللہ دتا صاحب محلہ سنت پورہ لائل پور
۷۔ حسن بیگم صاحبہ زوجہ مہر اللہ دتہ صاحب "
۸۔ امۃ الحفیظ شاکرہ بنت میاں عبدالحق صاحب شاکر ربوہ
۹۔ ملک اکرام اللہ خان صاحب معرفت طارق ٹرانسپورٹ جودھامل بلڈنگ لاہور
۱۰۔ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ محمد امجد خان صاحب سمن آباد لاہور
۱۱۔ امۃ البشیر بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب راولپنڈی
۱۲۔ قریشی اعتقاد النبی صاحب محلہ دارالصدر ربوہ
۱۳۔ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ڈنٹل سرجن لاہور
۱۴۔ قیمہ اعجاز الحق صاحب اہلیہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور
۱۵۔ امۃ الباسط ایاز اہلیہ افتخار احمد صاحب ایاز ربوہ
۱۶۔ امۃ الرافع ایاز بنت " "
۱۷۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب دارالضیافت "
۱۸۔ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ
۱۹۔ برکت علی صاحب ولد چوہدری محمد علی صاحب گجرات
۲۰۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گول بازار ربوہ
۲۱۔ ملک برکت علی صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۲۲۔ فیروزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک برکت علی صاحب حافظ آباد "
۲۳۔ بشارت احمد صاحب نسیم وکالت مال ربوہ
۲۴۔ سردار بشیر احمد صاحب آریہ نگر پونچھ روڈ لاہور
۲۵۔ چوہدری ثناء اللہ صاحب دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ
۲۶۔ جمیل احمد صاحب سبزی فروش گول بازار ربوہ
۲۷۔ چوہدری جلال الدین صاحب حال چک ۳۷ ج سرگودھا
۲۸۔ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب گوراپا گنج مغلپورہ لاہور
۲۹۔ عابدہ صدیقہ صاحبہ بنت " " "
۳۰۔ نصیر احمد صاحب ابن " " "
۳۱۔ صوفی خدا بخش صاحب عبدی۔ اے ربوہ
۳۲۔ سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ "
۳۳۔ دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے، معونی سلسلہ راولپنڈی
۳۴۔ والعہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب دارالصدر ربوہ
۳۵۔ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب "
۳۶۔ رفیقہ بیگم صاحبہ بنت کرم دین صاحب دارالنصر "
۳۷۔ رفیع الزمان خان صاحب بیٹل روڈ۔ جناح چوک کراچی
۳۸۔ رحمت اللہ صاحب چک ۶۹ R.B. گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور
۳۹۔ رشید احمد خان صاحب شاہجہانپوری گول بازار ربوہ
۴۰۔ رقیہ فقیر اللہ صاحبہ بنت ایم فقیر اللہ صاحب انیسیہ منزل لاہور
۴۱۔ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۴۲۔ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی اللہ دین صاحب شاہدرہ ٹاؤن
۴۳۔ زاہدہ صاحبہ بنت شیخ عبدالقادر صاحب ہیڈ مارکیٹ لاہور
۴۴۔ سید سعید احمد صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ
۴۵۔ سعیدہ صادقہ صاحبہ اہلیہ سید سعید احمد صاحب واربرٹن
۴۶۔ سعیدہ احسن صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ
۴۷۔ سائرہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب نئی منڈی گجرات
۴۸۔ شیخ سبحان علی صاحب چک ۲۱۶ ج ب ضلع لائل پور
۴۹۔ سکینہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد دین صاحب جھنگ صدر
۵۰۔ سراج الدین صاحب ولد محمد الدین صاحب مغلپورہ لاہور

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

ایڈیٹر: ایکشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

سرگودھا کے ایک پبلک جلسہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تقریر

پاکستان کی ترقی اور استحکام کے سلسلے میں مسلمانوں کو زرّیں نصائح

فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء بمقام کمپنی باغ سرگودھا

(آخری قسط)

۱۱ نومبر ۴۹ء کو جماعتِ احمدیہ سرگودہا کے زیرِ اہتمام کمپنی باغ میں منعقدہ ایک پبلک جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۲۸ نومبر ۶۲ء میں شائع ہو چکی ہے تقریر کا بقیہ حصہ اب پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا

عملی قربانی

ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر پاکستان کو مضبوطی حاصل نہیں ہو سکتی جس طرح ماں رات کو جاگتی ہے اور دن کے وقت صبح سے شام تک بچہ کی خبر گیری میں مصروف رہتی ہے اسی طرح آپ لوگوں کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ جب ہم نے آزادی مانگی اور اپنی ترقی کے لئے ایک علیحدہ ملک مانگا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرما دیا تو اب ہمیں اس کے لئے عملی رنگ میں قربانی کرنی پڑے گی اور عملی قربانی میں محنت سے کام کرنا۔ ایثار سے کام کرنا اور دیانت سے کام کرنا شامل ہے۔ حکام کو چاہیئے کہ وہ رشوت خوری کی عادت کو ترک کریں اور اپنے کیریکٹر کو مضبوط بنائیں گو پہلے بھی یہ ایک نہایت گندی بات تھی لیکن اب تو قومی لحاظ سے بھی یہ ایک لعنت ہے اور اسے جس قدر جلد دور کیا جا سکے اسے دور کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے احکام بجائے زور اور لاٹھی سے منوانے کے محبت اور پیار سے منوانے کی کوشش کیا کریں۔

یہ ایک بہت بڑی خرابی ہے

کہ حکومت کے نشہ میں اپنی قوم کے جائز حقوق کا خیال نہ رکھا جائے اور ان پر زور سے حکومت چلانے کی کوشش کی جائے۔ غرض عوام الناس کو چاہیئے کہ وہ اپنے ٹیکس ادا کریں۔ نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ علم حاصل کرنے میں اپنا سارا زور صرف کر دیں۔ سرکاری حکام کو چاہیئے کہ کسی سے رشوت لینے کا خیال تک بھی ان کے دل میں نہ آیا کرے۔ ہر شخص جو کسی افسر کے پاس جائے وہ اِس یقین اور وثوق کے ساتھ واپس آئے کہ پاکستان نے ہمارے ملک کی کایا پلٹ دی ہے پہلے تو سرکاری حکام روپیہ لے لیتے تھے مگر اب نہیں لیتے۔ تم ذرا ان تین چیزوں کا ہی قیاس کر کے دیکھو کہ اگر ہمارا ملک ان پر عمل کرنے لگے تو اس میں کتنا بڑا تغیر پیدا ہو جائے یعنی تم میں سے ہر شخص اپنا ٹیکس ادا کرنے لگ جائیں۔ تاجر انکم ٹیکس ادا کریں۔ پیشہ ور دیانتداری کے ساتھ سیلز ٹیکس ادا کریں۔ زمیندار اپنا ٹیکس ادا کریں۔ ریلوں پر سفر کرنے والے کبھی بغیر ٹکٹ کے سفر نہ کریں سرکاری حکام رشوتیں لینا ترک کر دیں اور پھر ہر دکاندار اور تاجر اپنے اردگرد کے دکانداروں کا خیال رکھے اور اگر وہ سیلز ٹیکس وغیرہ ادا نہ کر رہے ہوں تو انہیں سمجھائے اور نصیحت کرے تو پاکستان کی آمدن کہیں سے کہیں پہنچ جائے اس وقت

پاکستان کی کُل آمدن

اسّی کروڑ روپیہ سالانہ ہے لیکن اگر تمام لوگ صحیح طور پر ٹیکس ادا کرنے لگ جائیں تو یہ آمد ڈیڑھ ارب تک پہنچ سکتی ہے۔ ہندوستان کی آمد تین ارب سے اوپر ہے اور پاکستان کا علاقہ ہندوستان کے مقابلہ میں بہت چھوٹا ہے پاکستان کا سارا حدود اربعہ تین لاکھ میل کا ہے اور ہندوستان کا حدود اربعہ ۲۶ لاکھ میل کا ہے۔ گویا اسے ۲۶ لاکھ میل کی حفاظت کے لئے تین ارب روپیہ ملتا ہے اور پاکستان کو تین لاکھ میل کی حفاظت کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ مل سکتا ہے اور اس طرح پاکستان کے پاس اتنا روپیہ اپنی فوج کی مضبوطی کے لئے۔ اپنے بحری بیڑہ کو مضبوط بنانے کے لئے اور اپنے ہوائی بیڑہ کو مضبوط بنانے کے لئے بچ سکتا ہے کہ وہ ہندوستان سے نواں حصّہ چھوٹا ہوتے ہوئے بھی طاقت میں اس سے بڑھ جائے گا لیکن اگر ٹیکس ادا نہ کرو تو پاکستان کی فوجیں کمزور ہوں گی اس کے پاس سامانِ حرب کم ہوگا اور اس کے اندر طاقت پیدا نہیں ہو گی ایسی حالت میں اگر کسی دشمن نے حملہ کر دیا تو تم کیا کرو گے۔

آخر کونسی چیز ہوگی

جو تمہارے پاس ہوگی اور جس سے تم اُسکے مقابلہ میں کامیاب ہو سکو گے۔ دشمن کو تو تم اسی طرح بھگا سکتے ہو کہ تم اپنی فوجوں کو مضبوط کرو اور یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک تم لوگ اس کے لئے عملی قربانی نہ کرو۔ مثلاً عملی قربانی میں ایک یہ بات بھی شامل تھی کہ فوجوں میں اپنے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ بھرتی کیا جائے مگر اس طرف بھی کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ کیونکہ مسلمانوں کو قربانی کی عادت نہیں۔ انہوں نے بچہ لے لیا مگر اسے پالن نہیں آتا۔ اللہ تعالےٰ نے بچہ دینا تھا سو اسنے دے دیا مگر یہ بچہ لے کر کبھی کہتے ہیں ہم اسے اپنا خون پلائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں ہم اس کے لئے راتوں کو جاگیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کبھی کہتے ہیں ہم اسکے لئے پیسے خرچ کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر تم نے یہی کچھ کرنا تھا تو پھر بچہ مانگا کیوں تھا۔ بچہ لینے کے بعد تو بہرحال تمہیں اسکے لئے قربانی کرنی پڑے گی۔

دوسرا سوال یہ ہے

کہ آپ لوگوں نے پاکستان کیوں مانگا تھا۔ جہاں تک میں نے لوگوں سے پوچھا ہے وہ اس کا یہی جواب دیتے ہیں کہ ہم نے پاکستان اسلام کے لئے مانگا تھا اور آج کل اخبارات میں بھی یہی چرچا ہے جو اخبار نکالو اس میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ گورنمنٹ پاکستان اسلام کی حکومت قائم کرنے کے لئے کچھ نہیں کرتی ہم نے تو پاکستان اسلام کے لئے مانگا تھا۔ مجھے ایسے اخبارات پڑھ کر ہمیشہ ہنسی آتی ہے اور میں حیران ہوتا ہوں کہ کہنے والا کہتا کیا ہے

آخر اسلام کس چیز کا نام ہے

اسلام اس چیز کا نام نہیں کہ دس بیس نوکریاں بعض لوگوں کو مل جائیں۔ اسلام اس چیز کا نام نہیں کہ دس بیس عہدے بعض لوگوں کو مل جائیں۔ اسلام نام ہے کچھ اخلاقی اصول کا۔ کچھ روحانی اصول کا اور کچھ عقائد کا۔ اسلام نام ہے اس بات کا کہ ہر شخص اس بات کا اقرار کرے کہ اشھد ان لاالٰہ الّا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ اب بتائیے پاکستان گورنمنٹ کیا قانون بنائے کیا وہ یہ قانون بنائے کہ ہمارے ملک میں آئندہ ایک خدا ماننا جائز ہو گا۔ ہر شخص کہے گا کہ اگر کوئی ایک خدا ماننا چاہے تو اسے روکتا کون ہے۔ انگریز نہیں روکتا روس نہیں روکتا۔ جرمنی نہیں روکتا۔ جاپان نہیں روکتا۔ جب دنیا کے ہر ملک میں بلکہ ایسے ملک میں بھی جو مذہب کا شدید ترین دشمن ہے یہ عقیدہ رکھا جا سکتا ہے تو پھر اس کے لئے کسی قانون کی کیا ضرورت ہے۔

اسلام نام ہے اس بات کا

کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول تھے ایسے رسول کہ جن سے خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی تکمیل کا کام انتہائی

درجہ پر لیا اور وہ سارے نبیوں کے سردار ہیں۔ اب بتلایئے پاکستان گورنمنٹ کیا کرے گی۔ وہ یہ کہے کہ اب تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول تھے مگر آئندہ اس عقیدہ کے رکھنے میں آزادی ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ اس میں پاکستان گورنمنٹ کا کیا دخل ہے۔ ہم گھر میں بیٹھے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور اشہد ان محمد رسول اللہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس میں نہ تو پاکستان گورنمنٹ کا کوئی دخل ہے۔ اور نہ اس کے لئے کسی قانون کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے چیخ دپکار کی جائے

دوسری چیز

جو ہمارے عقائد میں شامل ہے وہ قرآن کریم کو سچا ماننا ہے۔ اب بتائیں اس عقیدہ کے رکھنے میں کونسا قانون مانع ہے۔ یا کونسا قانون ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو سچا نہ مانیں کہ اس کے خلاف ہمیں کسی قانون کی ضرورت ہو۔ اسلام تو صرف یہ کہتا ہے کہ تم سچے دل سے اس بات پر یقین رکھو کہ قرآن کریم خدا تعالےٰ کی کتاب ہے مگر کیا کوئی قانون انگریز نے اس کے خلاف بنایا ہوا تھا۔ جب نہ انگریز کے وقت اس کے خلاف کوئی قانون تھا نہ اب ہے تو حکومت پاکستان کیا کرے اور وہ کس چیز کے متعلق قانون نافذ کرے۔ اسی طرح

اسلام کا اصول

قضاء وقدر پر ایمان لانا ہے۔ کیا انگریز نے کوئی قانون بنایا ہوا تھا کہ تم قضاء وقدر پر ایمان نہ لاؤ۔ یہ تو اپنے دل کی بات ہے اگر ہم اس عقیدہ کو ماننا چاہیں تو کوئی قانون ہمیں اس سے روکتا نہیں۔ یا مثلاً اسلام کا ایک اصل یہ ہے کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ زندہ کیا جائیگا اور وہ دوزخ یا جنت میں رکھا جائے گا۔ اب بتاؤ آیا اس کے متعلق انگریز کا کوئی قانون تھا کہ یہ بات نہ مانو یا اب کوئی قانون ہے کہ یہ عقیدہ نہ رکھا جائے۔ جب نہ پہلے کوئی قانون اس کے خلاف تھا نہ اب ہے تو کونسی چیز ہے جس کے لئے پاکستان کو کسی قانون کے بنانے کی ضرورت ہے۔

اب آگے چلو اسلام نام ہے کچھ اخلاقیات کا۔

اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے

کہ مومنوں کو سچ بولنا چاہیئے ظلم نہیں کرنا چاہیئے فسادات نہیں کرنے چاہئیں۔ عصمت دری نہیں کرنی چاہیئے۔ اب بتایئے ان اخلاقی تعلیموں میں سے کونسی تعلیم ہے جس کے خلاف پاکستان گورنمنٹ نے کوئی قانون بنایا ہوا ہے یا جس کے خلاف پہلے کا کوئی قانون موجود ہے۔ جب نہ پہلے اس کے خلاف کوئی قانون موجود ہے اور نہ اب ہے تو کیا چیز ہے جو لوگ مانگ رہے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے احکام میں یہ بات شامل ہے کہ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

بناء اسلام پانچ چیزوں پر ہے

توحید پر یعنی یہ عقیدہ رکھا جائے کہ خدا تعالےٰ ایک ہے نماز پر روزے پر حج پر زکوٰۃ پر۔ اب بتایئے پانچ ارکان اسلام میں سے کس رکن کے خلاف کوئی قانون موجود ہے۔ کیا کوئی حکم ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے۔ اگر کسی نے نماز پڑھی تو اسے سزا دی جائیگی یا کوئی قانون انگریز کا تھا کہ حج نہ کرو۔ اگر کوئی حج پر گیا تو اسے سزا دی جائیگی۔ یہ تمام احکام ایسے ہیں جو ہر شخص کی ذات کیساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اگر نماز پڑھنا چاہے یا روزہ رکھنا چاہے یا حج کرنا چاہے یا زکوٰۃ دینا چاہے تو کوئی قانون اسے نہیں روکتا۔ قرآن کریم میں قریباً ۷۰۰ احکام پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے شائد زیادہ سے زیادہ دو تین حکم ایسے ہوں گے جن میں حکومت کا دخل ہو۔ باقی سب احکام ایسے ہیں جن میں فرد کا دخل ہے اور وہ اگر چاہے تو بغیر کسی روک کے ان پر عمل کر سکتا ہے۔

پس یہ جو اخبارات میں شور پڑا ہوا ہے کہ

اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے

یہ ایک ایسی چیز ہے جسے دیکھ حیرت آتی ہے انگریز کے زمانہ میں بھی ان احکام پر عمل کرنے سے کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔ اور اب تو ہر رنگ میں آزادی حاصل ہے۔ اس وقت تو یہ خیال بھی آسکتا تھا کہ انگریز کی نقل کی وجہ سے لوگ اسلامی احکام پر عمل کرنے میں سست ہو رہے ہیں۔ مگر اب تو وہ بھی بھاگ گیا۔ پھر ہمارے لئے ان احکام پر عمل کرنے میں روک کیا ہے۔ اور کونسی چیز ہمارے لئے مانع ہے۔ جب کوئی بھی نہیں روکتا تو پھر اس شور کے کیا معنی ہیں کہ اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے۔ یہ شور جو اخبارات میں مچایا جا رہا ہے۔ اسکے متعلق دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ سارے ملک کی آواز ہے یا نہیں۔ اگر یہ ملک کی آواز نہیں تو اقلیت کو کیا حق ہے کہ جب اکثریت ایک بات کے خلاف ہے۔ تو وہ اسے مجبور کرے اور کہے کہ ضرور اسلام پر عمل کرو اور اگر

ملک کی اکثریت

یہ چاہتی ہے کہ اسلامی قانون نافذ ہو تو سوال یہ ہے کہ جب اکثریت یہ چاہتی ہے کہ اسلام پر عمل ہو۔ تو کیا وہ خود اسلام پر عمل کر رہی ہے۔ کیا پاکستان قائم ہونے سے پہلے دس نمازی مسجد میں آیا کرتے تھے۔ اور اب ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے یا ہر مسلمان نماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ یا اگر ہر مسلمان نہیں تو اکثر نماز پڑھنے لگ گئے ہیں۔ میں اس وقت تقریر میں ایک عام بات کر رہا ہوں۔ اس کی سچائی یا جھوٹ کو اس جگہ پر پرکھا نہیں جا سکتا۔ لیکن قرآن کریم نے ایک اصول بیان کیا ہے۔ جس سے تم کسی بات کی حقیقت تک پہونچ سکتے ہو۔ اور وہ اصول یہ ہے کہ جب تمہارے سامنے کوئی سچائی پیش ہو تو تم الگ الگ یا اکٹھے ہو کر غور کرو اور کہنے والے نے سچی بات کہی تھی یا جھوٹی بات کہی تھی۔ اس اصول کے مطابق آپ بھی غور کریں کہ کیا آپ کے ہمسایہ میں پاکستان بننے کے بعد سب لوگ نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں۔ آپ

اپنے دوستوں سے پوچھئے

کہ پاکستان بننے کے بعد نمازیوں میں کتنی ترقی ہوئی ہے۔ اور پہلے ان کی تعداد کتنے فیصد تھی۔ آیا پاکستان بننے کے بعد ۵۵ فیصدی لوگ نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں کہ ہم کہہ سکیں اکثریت نماز پڑھتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ جس نے ایک نماز بھی نہ پڑھی وہ کافر ہو گیا۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان کو

نماز کا پابند

ہونا چاہیئے۔ مگر میں کہتا ہوں اس کو وسیع کرلو اور پھر حالات کا جائزہ لو۔ آپ اپنے محلہ کے لوگوں سے ہی بات کیجئے۔ اور پھر بتایئے کہ کیا مسلمانوں میں سے ۵۵ فیصدی لوگ نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں۔ مگر ایک بات یاد رکھیئے ــ آپ کا نفس آپ کو دھوکا نہ دے۔ ایک نماز لوگوں نے ایسی بنالی ہے۔ جس سے وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہمیں تمام نمازوں سے چھٹی مل گئی ہے۔

ان کی مثال بالکل ویسی ہی ہے

جیسے کہتے ہیں ایک ملاں تھا اس نے کہیں یہ بات پڑھ لی کہ جب کسی کو کوئی ایسی چیز مل جائے جو آوارہ پھر رہی ہو۔ اور جس کی حفاظت نہ ہو سکتی ہو۔ تو تین دفعہ اعلان کرنے کے بعد وہ اس چیز کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ یہ بات پڑھنے کے بعد اس نے یہ طریق بنایا۔ کہ جہاں کوئی ریوڑ بکریوں یا بھیڑوں کا جا رہا ہوتا۔ وہ اس کے پیچھے چل پڑتا۔ اور جب کوئی بکری یا بھیڑ کا بچہ پیچھے رہ جاتا۔ تو وہ اسے پچومیتا۔ اور جب دیکھتا کہ

گلہ بان دور نکل گیا ہے تو زور سے آواز دیتا کسی کی ہے اور پھر نہایت دبی زبان سے کہتا بکری کی۔ اس طرح تین دفعہ اعلان کرتا اور پھر بکری پکڑ کر گھر میں لے آتا۔ اور وہ سمجھتا کہ اب اس پر میرا قبضہ جائز ہوگیا ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں نے ایک طرف

دین کا احترام

قائم رکھنے کے لئے اور دوسری طرف نمازوں سے چھٹی حاصل کرنے کے لئے ایک جمعہ کا نام جمعۃ الوداع رکھا ہوا ہے۔ جو رمضان کا آخری جمعہ ہوتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جو شخص جمعۃ الوداع میں آکر شامل ہوگیا۔ اور اس نے نماز پڑھ لی۔ اس نے سارے سال کی نمازیں پڑھ لیں۔ اس نماز کو وہ قضاء عمری کہتے ہیں یعنی عمر بھر کی نمازیں اس ایک نماز کے پڑھنے سے معاف ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح انہوں نے ایک

دعائے گنج العرش

بنائی ہوئی ہے جس پر یہ لکھا ہوا ہے کہ جو شخص ساری عمر میں ایک دفعہ بھی اسے پڑھ لے اسے آج تک جتنے نبی دنیا میں گذرے ہیں۔ اور جتنی نیکیاں انہوں نے کی ہیں۔ ان سب نبیوں کی نیکیوں جتنا ثواب مل جاتا ہے۔ اور جتنے بدمعاش دنیا میں آج تک گذرے ہیں اور جتنی بدکاریاں انہوں نے دنیا میں آج تک کی ہیں۔ ان تمام بدمعاشوں کی ساری بدیوں اور گناہوں جتنے گناہ اس کے ایک دفعہ کے پڑھنے سے معاف ہو جاتے۔ گویا ایک دفعہ دعائے گنج العرش پڑھ لی اور چھٹی ہوگئی۔ نہ نماز رہی نہ روزہ رہا نہ حج رہا نہ زکوٰۃ رہی۔ نہ قرآن کریم کے اور احکام پر عمل کرنے کی ضرورت رہی۔ یہیں تک نہیں بلکہ اس کے اور بھی بڑے بڑے اقسام نے مشہور کیا کہتے ہیں۔

ایک بہت بڑا چور

تھا جس نے ملک بھر میں فتنہ مچا رکھا تھا۔ اس نے ہزاروں لوگوں کو قتل بھی کیا تھا۔ مگر وہ پکڑا نہیں جاتا تھا۔ آخر ایک دفعہ سپاہیوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے قتل کردو۔ مگر جب وہ اسے

قتل کرنے کے لئے

گردن پر تلوار مارتے تو ذرا بھی اثر نہ ہوتا اور اگر ہوتا تو کیا معمولی زخم ہو جاتا۔ گھستا

وہ بڑے حیران ہوئے کہ یہ بات کیا ہے انہوں نے زور زور سے تلواریں ماریں مگر وہ قتل نہ ہو سکا نہ اسے کوئی زخم آیا۔ آخر اسے بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا کہ ہم تو اسے قتل کرتے ہیں مگر یہ قتل نہیں ہوتا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے انہوں نے لکڑیوں کا انبار جمع کیا اور آگ لگا کر اس میں اسے پھینک دیا مگر وہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ شخص آگ میں یوں کھیلنے لگ گیا ہے جیسے کوئی باغ میں کھیلتا ہے۔ وہ پھر بادشاہ کے پاس گئے کہ یہ قصہ ہوا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر سے گرا دیا جائے انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر سے اسے گرایا تو وہ یوں نیچے آ کر کھڑا ہو گیا جیسے کسی نے نہایت آرام سے اُسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر نیچے لا رکھا ہو اس پر وہ پھر بادشاہ کے پاس گئے کہ ہم تو عجیب مصیبت میں پھنس گئے ہیں یہ کسی طرح مرنے میں ہی نہیں آتا

بادشاہ نے حکم دیا

کہ اس کے گلے میں ایک بڑا سا پتھر باندھ کر سمندر میں غرق کر دو انہوں نے اس کے گلے میں ایک بڑا سا پتھر باندھا اور سمندر میں ڈبونا چاہا مگر وہ ڈوبنے کی بجائے کارک کی طرح پانی پر تیرنے لگ گیا اس پر وہ پھر بادشاہ کے پاس آئے اور کہنے لگے حضور ہم نے اسے قتل کیا مگر یہ قتل نہ ہوا۔ ہم نے اسے آگ میں ڈالا مگر یہ آگ میں نہ جلا۔ ہم نے اسے پہاڑ سے گرایا مگر یہ آرام سے نیچے آ کر کھڑا ہو گیا۔ ہم نے اسے سمندر میں ڈبویا مگر یہ تیرنے لگ گیا۔ بادشاہ نے کہا اُسے میرے پاس لے آؤ وہ کوئی بہت بڑا بزرگ معلوم ہوتا ہے۔ جب وہ آیا تو بادشاہ اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا مجھے معاف کیجئے مجھ سے سخت غلطی ہوئی میں آپ کو چور اور ڈاکو سمجھتا رہا مگر آپ تو بڑے ولی اللہ اور بزرگ ہیں۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت میں ہوں تو چور ہی، بادشاہ کہنے لگا توبہ توبہ

یہ آپ کیا فرماتے ہیں

آپ چور ہو سکتے ہیں۔ آپ تو اتنے بزرگ ہیں کہ پہاڑ سے آپ کو گرائیں تو فرشتے اٹھا لیتے ہیں۔ آگ میں گرائیں تو وہ گلزار بن جاتی ہے تلوار چلائیں تو زخم نہیں آتا۔ سمندر میں ڈبوئیں تو تیرنے لگتے ہیں۔ اس نے کہا حضور یہ سب صحیح ہے مگر میں ہوں چور ہی۔ بادشاہ نے پوچھا تو پھر بات کیا ہے کہ آپ پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا اس نے کہا [illegible] کہ میں

دعائے گنج العرش پڑھا کرتا ہوں تو دیکھئے کام کتنا آسان ہو جاتا ہے یہ نماز رہی نہ روزہ رہا نہ حج رہا نہ زکوٰۃ رہی۔ چوری کیجئے۔ ڈاکہ ڈالئے۔ برائیاں کیجئے صرف دعائے گنج العرش پڑھ لیا کیجئے۔ تو جب میں نے نمازوں کا ذکر کیا ہے تو آپ کا نفس آپ کو یہ دھوکا نہ دے کہ شاید اس سے ایک یا دو نمازیں پڑھنا مراد ہے بلکہ جب میں کہتا ہوں کہ مسلمان آیا نماز پڑھتے ہیں یا نہیں تو یہ اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ میرے نزدیک

نماز پڑھنا اسکو کہتے ہیں

کہ دن رات میں پانچ دفعہ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے مطابق باجماعت نماز ادا کی جائے اور تمام عمر مسلسل پڑھی جائے یہ نہیں کہ جمعۃ الوداع کے روز ایک دفعہ نماز پڑھ لی اور پھر ہمیشہ کے لئے چھٹی ہو گئی بلکہ اگر کوئی شخص سال بھر میں ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے بلکہ سارا سال تو الگ رہا اگر کوئی شخص مسلمان ہونے کے بعد پچاس ساٹھ یا سو سال میں جتنی بھی اسکی عمر ہو ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جاتا ہے تو اور بات ہے لیکن اگر وہ دیدہ و دانستہ پچاس سال میں ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔

پس آپ لوگ

اپنے دوستوں اور اپنے ہمسایوں سے پوچھئے

کہ جب سے پاکستان بنا ہے آیا مسلمان پہلے سے زیادہ نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں اگر میری بیان کردہ تعریف کے مطابق پچپن فیصدی مسلمان آپ کو ایسے مل جائیں جو نماز باجماعت پڑھنے والے ہوں تو سمجھ لیجئے کہ ملک کی اکثریت اسلامی حکومت قائم کرنے کے حق میں ہے اور اگر نہ ملیں تو پھر اخبارات میں جو شور مچایا جاتا ہے وہ محض ایک خیالی چیز بن جاتی ہے اسی طرح حج اور زکوٰۃ کو لے لیجئے۔ روزے کا میں ذکر نہیں کرتا۔ اس لئے کہ ہمارے ملک میں روزہ مقابلہ کے طور پر رکھا جاتا ہے یعنی قرآن نے تو یہ کہا ہے کہ بیمار روزہ نہ رکھے۔ مسافر روزہ نہ رکھے مگر ہمارے ملک میں بیمار بھی روزہ رکھ لیتا ہے اور مسافر بھی روزہ رکھ لیتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے

کہ اس بارہ میں بھی لوگوں کو اسلامی مسائل سے آگاہ کیا جائے لیکن بہرحال روزہ رکھنے کی ہمارے ملک کے لوگوں کو عام طور پر عادت ہے اسلئے میں روزے کا ذکر نہیں کرتا لیکن حج کو لے لو تو غریب حج کو

جائیں گے مگر امیر نہیں جائیں گے۔ یہاں سرگودھا میں تین چار ہزار بڑے بڑے امراء ہوں گے مگر ان میں سے صرف پانچ دس نے حج کیا ہو گا لیکن غریب لوگ جو بھوکے مرتے ہیں اور جن پر حج فرض نہیں وہ حج کرتے چلے جاتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ پاکستان بننے سے جو ذمہ داریاں آپ لوگوں پر عاید ہوتی تھیں کیا آپ نے ان ذمہ داریوں کو ادا کر دیا ہے اگر آپ نے ان ذمہ داریوں کو ادا نہیں کیا تو گورنمنٹ پاکستان کیا کرے مثلاً آپ جب نماز نہیں پڑھنا چاہتے تو گورنمنٹ پاکستان کیا کرے۔

کیا آپ یہ چاہتے ہیں

کہ وہ پولیس مقرر کرے جو ڈنڈے کے زور سے آپ کو مسجدوں میں لے جایا کرے اور اگر آپ سچے دل سے خود ہی نمازیں پڑھنا چاہتے ہیں تو اس میں گورنمنٹ پاکستان کے کسی قانون یا پولیس کی کیا ضرورت ہے اسی طرح اگر آپ حج نہیں کرنا چاہتے۔ زکوٰۃ نہیں دینا چاہتے تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ آپ کو زبردستی حج پر لے جائے اور زبردستی آپ سے زکوٰۃ وصول کرے۔ آپ ان کاموں میں سے کوئی کام بھی نہیں کرتے۔ مگر کہتے یہ ہیں کہ ہم اسلامی حکومت قائم کرنے کے خواہشمند ہیں۔ یہ کتنے بڑے تمسخر کی بات ہے۔ ذرا سوچئے۔ یہی سوال جو اس وقت میں نے آپ لوگوں سے کیا ہے اگر اس کا یورپ اور امریکہ میں اشتہار دے دیا جائے۔ کہ مسلمان نماز پڑھنا چاہتا ہے کوئی قانون اسے نماز پڑھنے سے نہیں روکتا۔ ہر شہر بلکہ ہر بڑے شہر کے ہر محلہ میں مسجد موجود ہے مگر

مسلمان کو شکایت ہے

کہ گورنمنٹ مجبور کر کے اُس سے نماز کیوں نہیں پڑھاتی۔ بتائیے وہ کیا کہیں گے کہ مسلمان بیوقوف ہیں یا یہ کہیں گے کہ اس میں گورنمنٹ کی غلطی ہے۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر انہی لفظوں میں امریکہ میں اشتہار دیا جائے کہ پاکستان کے مسلمان پر نماز فرض ہے پاکستان کے مسلمان پر نماز باجماعت فرض ہے۔ پاکستان کے مسلمان پر مسجد میں آ کر نماز پڑھنا فرض ہے پاکستان کے مسلمان پر پانچ وقت مسجد میں آ کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ سوائے اس کے کہ اسے کوئی عذر ہو لیکن گورنمنٹ اتنی نالائق ہے کہ وہ مجبور کر کے پولیس کے ذریعہ اسے مسجد میں نہیں لاتی۔ اگر امریکہ میں اس قسم کا پراپیگنڈا کیا جائے تو یہ لازمی بات ہے کہ وہ مسلمانوں کو ہی بیوقوف سمجھیں گے۔ گورنمنٹ پر کوئی الزام نہیں لگائیں گے۔

یہ شور تو بالکل ایسا ہی ہے

جیسے کہتے ہیں کہ دو شخص جنگل میں ایک درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے دور سے ایک سپاہی کو دیکھا جو چھٹی پر اپنے گھر جا رہا تھا۔ ان میں سے ایک نے اٹھ کر اس سپاہی کو زور زور سے آوازیں دینی شروع کیں کہ میاں سپاہی ذرا اِدھر آنا۔ میاں سپاہی ذرا ادھر آنا۔ خدا کے لئے جلدی آنا ایک نہایت ضروری کام ہے۔ وہ شریف آدمی تھا۔ اس نے خیال کیا کہ نہ معلوم کیسا ضروری کام ہے۔ جس کے لئے مجھے بلایا جا رہا ہے وہ رستہ کاٹ کر ان کی طرف جلدی جلدی آیا اور پوچھا کہ بتائیے کیا کام ہے جس نے آوازیں دی تھیں وہ کہنے لگا میاں سپاہی میں نے تمہیں اسلئے بلایا ہے کہ یہ بیر جو میرے سینہ پر پڑا ہوا ہے اسے اٹھا کر ذرا میرے مونہہ میں ڈال دینا سپاہی کو غصہ آیا کہ یہ عجیب آدمی ہے اس نے میرا سفر بھی خراب کیا اور کام بھی یہ بتایا کہ بیر میری چھاتی پر سے اٹھا کر مونہہ میں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ سپاہی نے اسے گالیاں دینی شروع کر دیں کہ تیرے ہاتھ ٹوٹے ہوئے تو نہیں۔ تیرے ہاتھ سلامت ہیں اور تو آسانی سے بیر اٹھا کر مونہہ میں ڈال سکتا تھا۔ تو نے مجھے کیوں بلایا اور میرے سفر کو خراب کیوں کیا۔ جب اس نے بہت ملامت کی تو دوسرا شخص جو پاس ہی لیٹا ہوا تھا۔ کہنے لگا میاں سپاہی جانے بھی دو

یہ تو بالکل معذور آدمی ہے

ارے میاں ساری رات کتا میرا مونہہ چاٹتا رہا مگر اس کمبخت سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اسے ششت ہی کر دیتا۔ سپاہی چپ کر کے چلا گیا کہ یہ تو دونوں ایک دوسرے سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اسی قسم کا شور آج اخبارات میں نظر آتا ہے جو اخبار اٹھاؤ اس میں یہی نظر آتا ہے کہ مملکت پاکستان اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے کچھ نہیں کرتی آپ خود ہی

غور کریں اور سوچیں

کہ کیا چیز ہے جو اس حکومت کے قائم کرنے میں روک ہے اگر آپ نماز پڑھیں تو کون آپ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے اگر آپ روزہ رکھیں تو کون آپ کو روزہ رکھنے سے روکتا ہے اگر آپ حج کریں تو کون آپ کو حج کرنے سے روکتا ہے پاکستان آپ نے اسلامی حکومت بنانے کے لئے مانگا تھا اور پاکستان آپ کو مل گیا۔ مگر جو چیز آپ کے اختیار میں ہے وہ آپ نہیں کرتے اور الزام حکومت کو دے رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ شور محض اس لئے ہے کہ اب کے یہ لوگ شرمندہ ہو رہے ہیں کہ ہمنے پاکستان مانگا تھا اسلام کے لئے مگر ہم اسلام پر عمل نہیں کر رہے ہمارا نفس ٹیڑھا ہے ہمارا نفس غافل اور سست ہے لیکن ہم لوگوں کو شرمندہ بھی نہیں ہونا چاہیئے اگر ہندو اور سکھ ہم سے ملیں گے اور وہ پوچھیں گے کہ کیا پاکستان لے کر تم نے اسلامی حکومت قائم کر لی تو ہم انھیں کہیں گے کہ ہم تو حکومت کو گالیاں دیتے رہتے ہیں حکومت ہی کچھ ایسی نالائق ہے کہ وہ اسلامی قانون نافذ نہیں کرتی مگر کیا کوئی عقلمند تمہاری اس بات کو مان لے گا وہ کہے گا تمہیں

کونسا قانون مجبور کرتا ہے

کہ تم نماز نہ پڑھو کونسا قانون مجبور کرتا ہے کہ تم روزے نہ رکھو کونسا قانون تمہیں کہتا ہے کہ تم گالیاں دو اور گند بکتے رہو کونسا قانون تمہیں کہتا ہے کہ تم سینما کے گندے گیت بازاروں میں گاتے پھرو کونسا قانون تمہیں کہتا ہے کہ عورتوں اور مردوں کی بوسہ بازی تم سینما میں جا کر دیکھو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں تم ایسا مت کرو اسلام کہتا ہے تم ایسا مت کرو پھر کونسی چیز ہے جو تمہیں مجبور کرتی ہے کہ تم ایسا کرو یقیناً یہ آپ کے نفس کا بہانہ ہے کہ حکومت اس کے متعلق کوئی قانون نافذ نہیں کرتی میں کہتا ہوں اگر آپ نے بھی کچھ کرنا تھا تو پھر آپ نے پاکستان کیوں مانگا تھا آپ کہتے ہیں ہم نے پاکستان اسلام کے لئے مانگا تھا اور اسلام کے لئے پاکستان آپ کو مل گیا

اب کونسی چیز ہے،

جو اسلامی احکام پر عمل کرنے میں مانع ہے اگر یہ کہو کہ حکومت نماز کے لئے چھٹی نہیں دیتی تو یہ بھی غلط ہے حکومت نے نماز کے لئے چھٹیاں دینی بھی شروع کر دی ہیں چنانچہ لاہور کے متعلق میرا تجربہ ہے کہ وہاں ہماری جماعت کے آدمی جو سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں باقاعدہ نماز جمعہ کے لئے آتے ہیں اور اس طرح یہ چھوٹی سی روک بھی گورنمنٹ نے دور کر دی ہے پھر کیا تمام مسلمان باقاعدگی کے ساتھ نماز جمعہ میں شامل ہوتے ہیں میں نہیں جانتا کیوں؟ مگر بہرحال ہماری لاہور کی جماعت نے آج کل جمعہ کا وقت دو سے ساڑھے تین بجے تک مقرر کیا ہوا ہے جمعہ کے متعلق اکثر علماء کا یہ خیال ہے کہ باقی نمازیں تو زوال کے بعد ہوتی ہیں لیکن جمعہ کے متعلق یہ استثنیٰ ہے کہ جب اشراق کا وقت آجائے یعنی نو دس بج جائیں تو اس وقت جمعہ پڑھ لینا جائز ہوتا ہے مگر شاید دفتروں کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے لاہور میں ۲ بجے جمعہ کی نماز ہوتی ہیں میں بعض دفعہ جمعہ کی نماز کے لئے ڈیڑھ بجے بھی آیا ہوں بعض دفعہ پونے دو بجے بھی آیا ہوں بعض دفعہ دو بجے بھی آیا ہوں مگر میں نے ہمیشہ دیکھا کہ اس وقت بھی سارے مسلمان دکاندار سودا فروخت کر رہے ہوتے ہیں اور گاہک سودا خرید رہے ہوتے ہیں میں حیران ہوں کہ گورنمنٹ سے تو یہ کہا جاتا ہے کہ تم اسلامی قانون جاری نہیں کرتے مگر جو قانون جاری کرنا مسلمانوں کے اپنے اختیار میں ہے اس کو جاری کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتے

اسلام کہتا ہے

یاایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع اے مسلمانو جب نماز جمعہ کی اذان ہو جائے تو اپنے سارے کام کاج چھوڑ دو اور جمعہ کی نماز کے لئے مساجد کی طرف چل پڑو **مسلمان کا شہر جمعہ کے وقت ایسا معلوم ہونا چاہیئے جیسے قبرستان** سوائے گھر کی عورتوں اور بچوں اور بیماروں کے اور سوائے پولیس کے جس کا کام شہر کی نگرانی کرنا ہو اور کوئی شخص شہر میں چلتا پھرتا نظر نہیں آنا چاہیے مگر یہ پولیس بھی محدود ہونی چاہیئے زیادہ سے زیادہ پولیس کے دسویں حصہ کو پہرہ دینا چاہیئے باقی ہر ایک شخص کو خواہ وہ ڈی سی ہو سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو انسپکٹر پولیس ہو سب انسپکٹر پولیس ہو مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہونا چاہیئے لیکن ہمارے ملک میں اس رنگ میں کہاں نماز پڑھی جاتی ہے پس

سوچو اور غور کرو

کہ آخر دنیا کیا کہے گی دنیا یہی کہے گی کہ تم نے اسلام کے نام پر صرف اپنے عہدوں کے لئے پاکستان مانگا تھا ورنہ اگر تم نے پاکستان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگا ہوتا اگر تم نے پاکستان خدا تعالیٰ کے لئے مانگا ہوتا تو خدا تعالیٰ کے گھر آج آباد کیوں نہ ہوتے خدا تعالیٰ کے رسول کے نام کے لئے تم اپنے دوستی کیوں نہ صرف کرتے میں کہتا ہوں سوچیے اور غور کیجیئے اگر میں نے جو کچھ کہا ہے کہ آپ لوگوں نے اسلام کے لئے پاکستان مانگا تھا یہ غلط ہے تو مجھے اس سے آگاہ کیجیئے اگر میں نے جو کچھ کہا ہے کہ مسلمان اب بھی نمازیں نہیں پڑھتے یہ غلط ہے تو مجھے اس سے آگاہ کیجیئے میں اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور مجھے خوشی ہوگی اگر حقیقت یہ عکس ہو بھلا میرے لئے

اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے،

کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ مسلمان واقعہ میں مسلمان بن گیا ہے وہ نماز پڑھنے لگ گیا ہے وہ روزہ رکھنے لگ گیا ہے وہ حج کرنے لگ گیا ہے وہ زکوٰۃ دینے لگ گیا ہے تو یہ ساری چیزیں ایسی چیزیں ایسی ہیں جو مجھے نظر نہیں آتیں ممکن ہے کچھ لوگ کہیں کہ چونکہ تم ایک اقلیت سے تعلق رکھتے ہو اس لئے تمہیں ہم سے بغض ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ میرے دل میں آپ لوگوں کی بہت زیادہ محبت ہے میرے دل میں آپ لوگوں کی بہت بڑی ہمدردی ہے میرے دل میں آپ لوگوں کی بہت بڑی خیر خواہی ہے آپ نہیں مانیں گے مگر

واقعہ یہ ہے

آپ کے ماں باپ کو بھی آپ سے وہ محبت نہیں جو مجھے آپ سے ہے اور یہ میرا دعویٰ ہے لیکن میں مان لیتا ہوں کہ ممکن ہے اس بات میں مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس وقت تو نہیں بعد میں آپ مجھے لکھ دیجیئے کہ آپ نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ غلط تھا اب سارے مسلمان نمازیں پڑھنے لگ گئے ہیں یا سارے نہیں تو ان کا اکثر حصہ نمازیں پڑھنے لگ گیا ہے یوں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافق تھے اور اب بھی ہو سکتے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پانچ فیصدی لوگوں کو نکال دو۔ دس فیصدی لوگوں کو نکال دو۔ پندرہ فیصدی لوگوں کو نکال دو اور پھر دیکھو کہ آیا باقی مسلمان باقاعدگی سے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں؟ لیکن اگر

مسلمانوں کا جائزہ لیتے وقت

وہی بات ہو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش آئی تھی تو پھر میں کیا کروں جب لوطؑ کی بستی پر عذاب نازل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں یا بعض لوگوں کے عقیدہ اور تحقیقات کے مطابق اپنے بعض صالح اور برگزیدہ بندوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور لوطؑ کو اس کی خبر دے آؤ راستہ میں انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی خبر دی کہ لوطؑ کی بستی پر ایسا عذاب نازل ہونے والا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ خبر ملی تو بائیبل میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سجدہ میں گر گئے اور انھوں نے کہا اے خدا کیا تو لوطؑ کی بستی کو اس لئے تباہ کر دے گا کہ اس میں کچھ بد معاش لوگ پائے جاتے ہیں اے خدا کیا نیکوکاروں لوگوں کا تو خیال نہیں کرے گا اور ان کی خاطر اس عذاب کو ٹال نہیں دے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الہام نازل کیا کہ اے ابراہیم یقیناً اگر

لوطؑ کی بستی

میں نیکوکار لوگوں کی کثرت ہو تو میں اس بستی کو کبھی تباہ نہیں کروں گا تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا خدایا اگر اس میں نوّے فیصدی نیک لوگ ہوں اور صرف دس فیصدی بدعمل ہوں تو کیا دس فیصدی کی وجہ سے تو نوّے فیصدی لوگوں کو تباہ کر دے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہرگز نہیں اگر نوّے فیصدی نیک ہوں تب بھی میں اس بستی کو تباہ نہیں کروں گا تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ معلوم ہوتا ہے اس قدر نیک لوگ اس بستی میں موجود نہیں اور انھوں نے کہا خدایا اگر اس میں اسّی فیصدی نیک ہوں اور بیس فیصدی برے لوگ ہوں تو کیا بیس فیصدی کی خاطر تو اسّی فیصدی کو تباہ کر دے گا اللہ تعالیٰ نے پھر الہام نازل فرمایا کہ ہرگز نہیں اسّی فیصدی نیک لوگ بھی اس میں موجود ہوں تو میں اس بستی کو کبھی تباہ نہیں کروں گا اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ اس میں اسی فیصدی بھی نیک لوگ نہیں اور انھوں نے کہا خدایا اگر اس میں ستّر فیصدی نیک لوگ ہوں تو کیا صرف تیس فیصدی کی خاطر تو ستر فیصدی لوگوں کو تباہ کر دے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا بالکل نہیں اگر ستر فیصدی نیک لوگ موجود ہوں تب بھی میں اس بستی کو ہلاک نہیں کروں گا۔ غرض اسی طرح گرتے گرتے

بائیبل میں لکھا ہے

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا خدایا اگر اس میں صرف دس فیصدی نیک لوگ موجود ہوں تو کیا ان کی خاطر تو اس بستی کو نہیں بچائیگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم اگر اس میں دس فیصدی نیک لوگ ہوں تب بھی میں اس بستی کو ہلاک نہیں کروں گا آخر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا خدایا دس فیصدی کیا اگر صرف دس نیک آدمی بھی اس بستی میں موجود ہوں تو کیا تو اس بستی پہ رحم نہیں فرمائے گا اور اپنا عذاب اس سے نہیں ٹلے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم اگر صرف دس آدمی بھی اس بستی میں سے نیک نکل آئیں تو میں اس بستی کو کبھی تباہ نہیں کروں گا تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سجدہ میں سے سر اٹھا لیا اور سمجھ لیا کہ اب یہ شہر ضرور تباہ ہوگا کیونکہ اس میں دس بھی نیک نہیں اس طرح اگر ایک مسلمان کہلاتا ہوا اس بات کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ اپنی حالت کے لئے جد و جہد نہیں کرتا کہ وہ اسلام پر عمل کرے۔

اسلامی احکام اپنے اوپر وارد کرے

اور اسلام کے غلبہ کے لئے ہر قسم کی کوشش کرے تو کوئی بتائے ہم ایک سکھ ایک ہندو اور ایک عیسائی کو کیا منہ دکھا سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے ہم کون منہ لے کر جائیں گے۔

باتیں تو بہت سی اور بھی نوٹ کی ہوئی تھیں مگر وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے میں اسی پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی کام کیجئے سوچیئے اور سوچ کر دیکھئے

کہ آپ نے جو کام کیا ہے اس کا مطلب کیا ہے محض نعرے لگا لینا کسی قوم کی کامیابی کی علامت نہیں ہوتی اگر اس وقت سارے لوگ نعرۂ تکبیر بلند کرنے لگ جائیں اگر اس وقت سارے لوگ یہ کہنے لگ جائیں کہ پاکستان زندہ باد ہندوستان مردہ باد تو اس سے ہندوستان کی ایک چوہیا بھی نہیں مرے گی لیکن اگر سب لوگ ان باتوں پر عمل کرنے لگ جائیں جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے تاجر ٹیکس دینے لگ جائیں، عوام الناس بغیر ٹکٹ کے ریل کا سفر نہ کریں نوجوان بیہودہ باتوں میں اپنا

وقت ضائع کرنے کی بجائے تعلیم میں ترقی کریں اور جو مضبوط نوجوان ہیں وہ فوجوں میں بھرتی ہوں افسر رشوت خوری کی عادت کو ترک کر دیں اور تمام کام دیانتداری اور محنت کے ساتھ کریں تو پاکستان عملی رنگ میں مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا جائے گا، پھر آپ لوگ خواہ ایک دفعہ بھی

پاکستان زندہ باد

نہ کہیں نتیجہ یہی نکلے گا کہ

پاکستان زندہ باد

اذکروا موتٰکم بالخیر

(از مکرم مرزا حمید احمد صاحب ربوہ)

میری اہلیہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا حسن بیگ صاحب آف ننگروالی حال سٹور کیپر ہیڈ سلیمان کی بعمر ۲۵ سال مورخہ ۲۳ر نومبر ۶۲ء بروز جمعۃ المبارک بوقت پانچ بجے شام اپنی یادگار ایک پچیس یوم کا بچہ چھوڑ کر زنانہ میو ہسپتال لاہور میں نمونیہ اور ہارٹ فیل ہو جانے کے باعث بقضائے الٰہی اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں

انا للہ و انا الیہ راجعون ؕ

مرحومہ کی صحت شادی سے پہلے بھی کمزور تھی مگر اس کے بعد اور زیادہ کمزور ہوگئی اسی دوران میں ان کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہو کر تین ماہ کے بعد اللہ کو پیارا ہوگیا جس کا انکی صحت پر حد سے زیادہ اثر ہوا یہاں تک کہ بعض اوقات ان کی جان کے لالے پڑ جاتے رہے مگر بیماری کے تمام عرصہ کو مرحومہ نے ہمیشہ ہی ضبط صبر اور سکون کے ساتھ برداشت کیا اور اس کے ساتھ میری اور میرے والدین کی خدمت میں کبھی کوتاہی نہ کی بلکہ ہمیشہ ہی پوری بشاشت قلبی کے ساتھ تمام امور سرانجام دیتی رہیں اور کبھی شکایت کا موقع نہ دیا مرحومہ ابھی بارہ تیرہ سال کی تھیں کہ ان کی والدہ کی وفات ہوگئی جس کی وجہ سے بچپن میں ہی ان کے کندھوں پر اپنے چار چھوٹے بہن بھائیوں کی نگرانی اور پرورش کا بار آ پڑا جسے انھوں نے پوری ہمت اور جوانمردی کیساتھ اٹھانے میں اپنے والد صاحب کی پوری پوری امداد کی اور اپنی والدہ کی بے وقت وفات کا انھیں احساس تک نہ ہونے دیا مرحومہ نہایت خوش خلق ملنسار۔ سیر چشم اپنے عزیزوں اور سہیلیوں سے محبت رکھنے والی

اور غرباء سے ہمدردی کرنے والی تھیں باوجود شدید علالت کے نماز وں کی ہمیشہ ہی پابندی اختیار کرتی تھیں۔ میری ماں پرائیویٹ نیوں کو ہمیشہ اپنی خندہ پیشانی سے دور کرنا اور میری ہر رنگ میں مونس و غمگساری کرنا مرحومہ کا سرمایۂ حیات رہا اپنی ضروریات کو میری ضروریات پر کبھی ترجیح نہ دی غرض اس نے دنیا میں سوائے مصائب برداشت کرنے کے اور کچھ دیکھا ہی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے ان تمام مصائب کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اسے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اس کے معصوم بچے کو جسے وہ میرے پاس اپنی یادگار چھوڑ گئی ہے خود پروان چڑھائے اور اسے صحت والی مزاج کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور مجھ غمزدہ کو اور اس کے ان چھوٹے بہن بھائیوں کو جنہیں اس نے پرورش کیا اس کی وفات کے صدمہ عظیمہ کو صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں اپنی اہلیہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی درخواست دعا کرتا ہوں۔

خاکسار مرزا حمید احمد ابن مرزا نذیر علی صاحب
قادیانی کارکن صدر انجمن احمدیہ

ادائیگی زکوٰۃ
اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقوم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے

تریاق معدہ

پیٹ درد۔ بدہضمی، اپھارہ۔ بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال متلی اور قے ریاح خارج نہ ہونا بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے مفید اور زود اثر کامیاب دوا ہے کھانا ہضم کرتا بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت و توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے قیمت فی شیشی ۲ روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول

(رجسٹرڈ)
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

سلسلہ کا اردو، عربی اور انگریزی لٹریچر

خریدنے کا پتہ

اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

شیشے اور چینی کے برتن خریدنے کیلئے ہماری دکان پر تشریف لایئے

ملک جی برادرز۔ گولبازار۔ ربوہ

ہمدرد نسواں
(محبوب کھٹرا)
مرض اٹھرا کے علاج کیلئے اکسیر دوا ہے دواخانہ خدمت خلق سے حاصل کریں۔

نامور طبیب اور ڈاکٹر
عالمی شہرت رکھنے والی بزرگ ہستیاں جس ادارہ کی ادویات استعمال کرنیکی سفارش کرتے ہیں!

حب جنید
دسم گھبراہٹ نیند نہ آنا بے چینی۔ مالیخولیا اور اعصابی کمزوری کا علاج۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

دانتوں کا ہسپتال

بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں سونے چاندی کی کھوڑیں بڑی احتیاط سے جڑی جاتی ہیں اور جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں دانتوں کی صفائی تسلی بخش کی جاتی ہے آزمائش شرط ہے بے نظیر ٹوتھ پوڈر دانتوں کا محافظ ہے جو کہ گئی ادویات سے تیار کیا جاتا ہے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ کو اس کے مفید نتائج کا یقین ہو جائیگا قیمت فی شیشی ۔/۸

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ
غلہ منڈی ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی اہم خبروں کا خلاصہ

— دہلی ۲ دسمبر۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل اور سوتنترا پارٹی کے راہنما راج گوپال اچاریہ نے پنڈت نہرو کے لوک سبھا کے حالیہ بیان کو افسوسناک قرار دیا اور کہا کہ اس طرح کے بیانات کے ذریعہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے امکانات معدوم ہو جائیں گے حالانکہ ہماری سب سے بڑی ضرورت پاکستان سے مصالحت ہے۔ راج گوپال اچاریہ نے کہا کہ صدر ایوب اور پنڈت نہرو کا مشترکہ اعلامیہ ہمارے دوست ملکوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور اس اعلامیہ کے اجراء کے بعد اب پنڈت نہرو کو اپنا پرانا رویہ ترک کرنا ہوگا اور پرانے نعرے خیرباد کہنے ہوں گے۔ اس کے بغیر چین کے مقابلہ میں ہماری طاقت کا توازن قائم نہیں ہو سکتا۔ پنڈت نہرو کو چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے لوک سبھا کے بیان کی تردید کریں۔

— ماسکو ۳ دسمبر۔ روس نے امریکہ اور برطانیہ پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ بھارت کی فوجی امداد کے ذریعہ چین اور بھارت میں کشیدگی پیدا کر رہے ہیں۔ سرحد پر جنگ بند ہے۔ لیکن سامراجی ملک جنگ پھر شروع کرانے کے خواہش مند ہیں اس غرض کے لئے پاکستان پر بھی زور دیا جا رہا ہے کہ وہ کشمیر کے معاملہ میں خاموشی اختیار کر لے تاکہ بھارت پاکستان کی سرحد پر متعین فوج چین کے خلاف استعمال کر سکے۔

— واشنگٹن ۳ دسمبر۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ ایورل ہیریمین نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کی قوی امید ہے راولپنڈی سے واشنگٹن پہنچ کر انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں اس جھگڑے کے تصفیہ کی جو امید کی جا سکتی ہے وہ پہلے کبھی ممکن نہ تھی ایورل ہیریمین نے کہا کہ چین اور بھارت میں جنگ بندی کے بعد بھی بھارت کو فوجی امداد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بھارت کا خیال ہے کہ چین اور بھارت کی جنگ "دو نظام ہائے حیات" کی جنگ ہے جو جلد ختم نہیں ہوگی اور عرصہ تک جاری رہے گی۔

— بیروت ۳ دسمبر۔ لبنان میں پاکستان کے سفیر مسٹر حامد نواز خان نے کل صدر فواد شہاب کو اپنی اسناد تقرر پیش کیں۔ اس موقع پر لبنان کے وزیر خارجہ فلپ تکلا بھی موجود تھے۔

— لاہور ۳ دسمبر۔ صوبائی حکومت نے تمام سرکاری ملازموں کے لئے جن میں ریلوے ملازم بھی شامل ہیں۔ یکم دسمبر سے تنخواہ میں دس فیصد اضافے کا اعلان کیا ہے۔ کل صبح صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صادق نے ایک پریس کانفرنس میں تنخواہوں میں اضافے سے متعلق حکومت کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے تنخواہ کمیشن کی سفارشات کے مطابق مرکزی ملازمین کی تنخواہوں میں جو اضافہ کیا ہے۔ صوبائی حکومت نے بھی اسے اختیار کر لیا ہے۔ چنانچہ یکم دسمبر سے تمام صوبائی ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ کر دیا جائے گا۔ اور اضافے کے لئے موجودہ بنیادی تنخواہ کے ساتھ مہنگائی الاؤنس کو بھی شامل کیا جائے گا اس کا اطلاق چار لاکھ چونسٹھ ہزار سرکاری ملازموں پر ہوگا اس اضافے کے نتیجہ میں صوبائی حکومت کے اخراجات میں ساڑھے پانچ کروڑ روپے کا سالانہ اضافہ ہوگا۔

— ڈھاکہ ۳ دسمبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ بعض سیاسی راہنماؤں کی سرگرمیوں سے ملک کی سلامتی اور بقا کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ یہ سیاسی رہنما ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر ان کی سرگرمیوں کو روکا نہ گیا تو ملک تباہ ہو جائے گا۔ آپ یہاں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ ایسے تخریب پسند سیاستدانوں پر کڑی نظر رکھیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے

طبیہ عجائب گھر کے متعلق فرمایا: "ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں" (الفضل ۲ جولائی ۱۹۵۶ء)

بلڈ پریشر کی کامیاب طبی دوائی شیشی پانچ روپے طاقت کی اکسیر گولیاں ایکماہ کورس دس روپے

توندی: بڑھے پیٹ کا شافی طبی علاج قیمت پانچ روپیہ ثمر خ پیدا کرنیوالی گولیاں قیمت پانچ روپے

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

نرینہ اولاد

سو فی صدی مجرب دوا نو روپے

تسہیل ولادت

پیدائش کے موقع پر عورت کا سہارا تین روپے

زد جام عشق

قوت اور توانائی بخشنے والی بے مثل دوا تین روپے

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جواب تعریف کی محتاج نہیں رہی چودہ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

دمہ دم دے نال

یہ عام لوگوں کا خیال ہے لیکن نادر تریاق دمہ نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے

قیمت مکمل کورس دو ماہ ۱۲/۵۰

قیمت کورس ایک ماہ ۶/۷۵ علاوہ محصولڈاک خرچ

نادر دواخانہ نزد چونگی دار الصدر ربوہ

ہمارے ہاں

ہر قسم کا چمڑا اور شو میٹریل بازار سے سستا مل سکتا ہے

آزمائش شرط ہے

شیخ محمد یوسف اینڈ سنز نزد مسجد احمدیہ لائلپور

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ — ۰۰	۷ - ۴۵	۶ - ۱۵	۹ - ۰۰ بھیرہ کے لئے
۲	۷ — ۳۰	۱۱ - ۳۰ دریا خاں	۱۱ - ۰۰	۲ - ۰۰ جوہرآباد کے لئے
۳	۱۰ - ۳۰	۲ - ۴۵	۴ — ۰۰	۷ — ۰۰ بھیرہ کے لئے
۴	۱۲ — ۱۵	۵ - ۴۵		بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں۔ اڈہ انچارج
۵	۳ - ۱۵	۷ - ۴۵		
۶	۶ - ۵	۱۰ - ۳۰		

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

ہم کیا کچھ پیش کرتے ہیں؟

۱ - ہر قسم کی ہومیوپیتھک و بایو کیمک ادویات
۲ - ہومیوپیتھی کے متعلق چار اردو کتب کا مکمل سیٹ قیمت ۱۰/-
۳ - ۴۸ اور ۱۰۴ ہومیوپیتھک ادویات والے لکڑی اور چمڑے کے بکس
۴ - شوگر آف ملک، گولیاں، ٹکیاں، خالی شیشیاں اور کارک وغیرہ۔
۵ - دماغی، اعصابی اور جسمانی طاقت کے لئے "برین ٹانک" "جنرل ٹانک" اور "سپیشل ٹانک"
۶ - بچوں کی ہر قسم کی کمزوری اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے "بے بی ٹانک"
۷ - عورتوں کی سیلان الرحم اور مخصوص ایام کی تکالیف کے لئے "لیکورین" "مینسلین نمبر ۱" "مینسلین نمبر ۲"
۸ - حیوانات کی امراض کے لئے "اکسیر چارہ" "اکسیر گل گھوٹو" "اکسیر منہ کھر" "اکسیر تھنان" اور "اکسیر زہرباد" وغیرہ۔
۹ - ہر نئی اور شدید مرض کی دوا "کیور ٹیو"

نوٹ:- ان ادویات کے مفصل خواص، نرخنامہ اور دیگر معلومات کے لئے رسالہ "معلومات ہومیوپیتھی" مفت طلب فرماویں۔

- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
- کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

قافلۂ قادیان کی اسم وار فہرست (بقیہ حصہ اول)

۵۱۔ سلیمہ ناہید صاحبہ اہلیہ خلیل احمد صاحب۔ راولپنڈی
۵۲۔ سردار محمد صاحب چوہڑکانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ
۵۳۔ چوہدری شہاب الدین صاحب کوٹ باغ دین۔ سندھ
۵۴۔ شبیر علی صاحب ظفر چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ
۵۵۔ صلاح الدین صاحب ولد میاں فضل حق صاحب۔ ربوہ
۵۶۔ صالحہ بیگم صاحبہ بنت مفتی فضل احمد صاحب ٹبہ سیداں سیالکوٹ شہر
۵۷۔ صوفیہ خانم صاحبہ بیوہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی اسلامیہ پارک۔ لاہور
۵۸۔ حمید احمد خان ابن ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی 〃 〃
۵۹۔ چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ناظم جائداد۔ ربوہ
۶۰۔ صلاح الدین صاحب بٹ سلطان پورہ روڈ۔ لاہور۔
۶۱۔ مرزا صالح علی صاحب رسالہ روڈ۔ حیدرآباد
۶۲۔ اہلیہ مرزا صالح علی 〃
۶۳۔ خلیفہ طاہر احمد ولد خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب۔ کوئٹہ
۶۴۔ ظریف احمد خاں ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ
۶۵۔ چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم 〃
۶۶۔ حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ
۶۷۔ عبدالمجید خاں صاحب دارالنصر۔ ربوہ
۶۸۔ شکہ خانم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید خاں صاحب۔ ربوہ
۶۹۔ عائشہ بیگم صاحبہ بیوہ مولوی رحمت علی صاحب ڈیوس روڈ۔ لاہور
۷۰۔ شیخ عبدالقادر صاحب چوبرجی پارک۔ لاہور
۷۱۔ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالقادر صاحب 〃 〃
۷۲۔ عبدالماجد ابن 〃 〃 〃
۷۳۔ عطیہ بیگم صاحبہ بنت حافظ غلام رسول صاحب۔ ربوہ
۷۴۔ شیخ عبداللطیف صاحب مراد کلاتھ ہاؤس۔ لائلپور
۷۵۔ ماسٹر علی محمد صاحب مسلم۔ فرید ٹاؤن۔ منٹگمری۔
۷۶۔ خلیفہ عبدالمنان صاحب۔ جیل روڈ۔ لاہور
۷۷۔ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ خلیفہ عبدالمنان صاحب 〃
۷۸۔ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبدالرحمٰن صاحب۔ جھنگ صدر
۷۹۔ عبدالوہاب صاحب کوچہ چابکسواراں۔ لاہور
۸۰۔ علی محمد صاحب انور۔ جیکب لائن۔ کراچی
۸۱۔ عبدالحق صاحب (کاتب) ربوہ
۸۲۔ عبدالمجید صاحب ولد حکیم محمد عبداللہ صاحب۔ جہلم
۸۳۔ ماسٹر عطاء محمد صاحب جامعہ احمدیہ۔ ربوہ
۸۴۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ کوہاٹ
۸۵۔ فردوس بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالغفور صاحب۔ کوہاٹ
۸۶۔ عبدہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب دارالنصر۔ ربوہ
۸۷۔ چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر 〃
۸۸۔ عالماں بیگم زوجہ محمد الدین صاحب 〃
۸۹۔ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ ملک محمد شفیع صاحب۔ کوئٹہ
۹۰۔ عبدالرشید صاحب ظفر نظارت بیت المال۔ ربوہ
۹۱۔ میاں علم دین صاحب ولد میاں اللہ بخش صاحب احمد نگر متصل ربوہ
۹۲۔ عبدالسلام صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب دارالیمن۔ ربوہ
۹۳۔ گیانی عباداللہ صاحب۔ ربوہ
۹۴۔ ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی۔ لاہور
۹۵۔ خیر النساء صاحبہ اہلیہ ملک عبداللطیف صاحب۔ لاہور
۹۶۔ منور احمد صاحب ابن 〃 〃
۹۷۔ علم دین صاحب ولد محمد بوٹا چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پورہ۔ لائلپور
۹۸۔ احمدی صاحبہ اہلیہ علم دین صاحب 〃 〃
۹۹۔ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب۔ کوئٹہ

۱۰۰۔ مولوی عبدالعزیز (محتسب) ربوہ
۱۰۱۔ ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب سب چارج سول ہسپتال۔ راولپنڈی
۱۰۲۔ عبدالحمید ابن 〃 〃
۱۰۳۔ عبدالسلام صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
۱۰۴۔ چوہدری عبدالمجید سمن آباد لاہور
۱۰۵۔ عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالقادر صاحب ہائیڈ مارکیٹ۔ لاہور
۱۰۶۔ عبدالحفیظ خاں صاحب عارضی منزل ربوہ
۱۰۷۔ عبدالرؤف خاں صاحب سا گر روڈ۔ لاہور چھاؤنی
۱۰۸۔ عبدالمنان صاحب کباب فروش گولبازار۔ ربوہ
۱۰۹۔ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃
۱۱۰۔ نعیمہ بنت 〃 〃
۱۱۱۔ عبدالرحیم صاحب چک ۱۴۳ کشمیر روڈ ضلع لائلپور
۱۱۲۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب۔ قائدآباد کوئٹہ
۱۱۳۔ عبدالشکور شاد ولد عبدالرحیم صاحب فیکٹری ایریا۔ ربوہ
۱۱۴۔ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ عبدالکریم صاحب فیکٹری ایریا۔ ربوہ
۱۱۵۔ مستری عطاء اللہ صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ
۱۱۶۔ امۃ القیوم بنت 〃 〃
۱۱۷۔ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام غوث صاحب
۱۱۸۔ خواجہ عبدالرشید صاحب ولد خواجہ عبدالحمید صاحب۔ ربوہ
۱۱۹۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ولد چوہدری دیوان خاں صاحب گوالمنڈی لاہور
۱۲۰۔ غلام حسن صاحب ولد اللہ بخش صاحب مزنگ روڈ۔ لاہور
۱۲۱۔ ماسٹر غلام محمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور
۱۲۲۔ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام حسن صاحب مزنگ روڈ لاہور
۱۲۳۔ مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۲۴۔ ملک فضل احمد صاحب حال وکالت تبشیر ربوہ
۱۲۵۔ چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ
۱۲۶۔ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب چنیوٹ
۱۲۷۔ شیخ فتح محمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۱۲۸۔ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم محمد ابراہیم صاحب جھنگ صدر
۱۲۹۔ قادر بخش خاں صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ
۱۳۰۔ صوفی کریم بخش صاحب گولبازار ربوہ
۱۳۱۔ کمال یوسف صاحب وکالت تبشیر ربوہ
۱۳۲۔ لال بی بی صاحبہ زوجہ میر خاں صاحب ربوہ
۱۳۳۔ لطیف احمد صاحب عارف
۱۳۴۔ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر لطیف احمد صاحب عارف ربوہ
۱۳۵۔ محمد ایوب صاحب بٹ۔ بلوچ منزل۔ کوئٹہ
۱۳۶۔ چوہدری محمد احمد صاحب کارکن دفتر تعمیر ربوہ
۱۳۷۔ ملک محمد دین صاحب خادم محلہ دارالیمن 〃
۱۳۸۔ محمد انور خانصاحب لوہیاں منڈی لاہور چھاؤنی
۱۳۹۔ منیرہ ملک زوجہ 〃 〃
۱۴۰۔ طارق انور ابن 〃 〃
۱۴۱۔ نوابزادہ محمد امین خانصاحب
۱۴۲۔ محمد شریف صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ
۱۴۳۔ محمد اکرم الحق رتن باغ سٹریٹ لاہور
۱۴۴۔ محمد لطیف صاحب محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ
۱۴۵۔ مرزا منظور احمد جٹ لائن کراچی (آف قادیان)
۱۴۶۔ محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں اللہ دتا صاحب دارالیمن ربوہ
۱۴۷۔ محمد صادق صاحب ولد محمد اسد اللہ صاحب شین محلہ جہلم
۱۴۸۔ شیخ محمد بشیر احمد صاحب پٹرول ڈیلر جھنگ صدر
۱۴۹۔ خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور
۱۵۰۔ ممتاز قریشی صاحبہ بنت مفتی فضل محلہ ٹبہ سیداں سیالکوٹ شہر

۱۵۱۔ مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ
۱۵۲۔ رشید احمد ابن مولوی محمد صدیق صاحب 〃
۱۵۳۔ محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ
۱۵۴۔ محمد امین صاحب ولد محمد حسین صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ
۱۵۵۔ شیخ محمد علی صاحب ولد شیخ دوست محمد صاحب 〃 〃
۱۵۶۔ سید مبارک احمد صاحب محلہ دارالصدر شرقی ربوہ
۱۵۷۔ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید مبارک احمد صاحب 〃
۱۵۸۔ منظر احمد صاحب ابن سید مبارک احمد صاحب 〃
۱۵۹۔ حافظ محمد سلیمان صاحب کوارٹر تحریک جدید 〃
۱۶۰۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب 〃
۱۶۱۔ ممتاز احمد صاحب خوب چند روڈ کوئٹہ
۱۶۲۔ چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر شیخوپورہ
۱۶۳۔ محمد امجد خانصاحب سمن آباد لاہور
۱۶۴۔ محمد رمضان صاحب وکالت تبشیر ربوہ
۱۶۵۔ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃
۱۶۶۔ محمد علی صاحب ولد حسین بخش گلبرگ لاہور
۱۶۷۔ نواب بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۶۸۔ چوہدری محمد اعظم صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
۱۶۹۔ رسول بیگم صاحبہ اہلیہ مذکور 〃
۱۷۰۔ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ فقیر اللہ صاحب نور ذکش بلڈنگ لاہور
۱۷۱۔ حبیب ابن فقیر اللہ صاحب 〃
۱۷۲۔ محمد احمد صاحب ثاقب جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۷۳۔ مسٹر محمود احمد صاحب چیمہ گلبرگ روڈ لاہور
۱۷۴۔ ایم محمد عمر صاحب ربوہ
۱۷۵۔ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ ایم محمد عمر صاحب ربوہ
۱۷۶۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ
۱۷۷۔ سید مبشر احمد صاحب جھنگ صدر
۱۷۸۔ محمد نور احمد صاحب گوٹھ غلام رسول سندھ
۱۷۹۔ محمد اسحاق صاحب ولد مولوی خلیل احمد صاحب کراچی
۱۸۰۔ مولوی محمود احمد صاحب مختار دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ
۱۸۱۔ حاجی محمد فاضل صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۱۸۲۔ شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
۱۸۳۔ قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ۲ میکلوڈ روڈ لاہور
۱۸۴۔ آمنہ صدیقہ صاحبہ 〃 〃
۱۸۵۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب ماگوڈا ورکس وزیرآباد
۱۸۶۔ خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ لاہور
۱۸۷۔ چوہدری منور لطیف اللہ صاحب سمن آباد لاہور
۱۸۸۔ ناصر احمد صاحب جودھ ۳۲ الیگزینڈر روڈ لاہور چھاؤنی
۱۸۹۔ نظام الدین صاحب وکالت تبشیر ربوہ
۱۹۰۔ مولوی نورالحق صاحب ادارۃ المصنفین ربوہ
۱۹۱۔ نثار احمد صاحب فاروقی
۱۹۲۔ مولوی نصیر الدین احمد دارالصدر ربوہ
۱۹۳۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر وکالت تبشیر ربوہ
۱۹۴۔ چوہدری پنجابخش صاحب باڈہ سن سندھ
۱۹۵۔ نور احمد خاں صاحب گوالمنڈی لاہور
۱۹۶۔ چوہدری ناصر احمد صاحب سرائے عالمگیر گجرات
۱۹۷۔ ناصرہ بیگم صاحبہ 〃 〃
۱۹۸۔ مولوی نورالحق تنویر جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۹۹۔ نذیر احمد محلہ دارالیمن ربوہ
۲۰۰۔ ہاجرہ بیگم اہلیہ کرم دین صاحب دارالنصر ربوہ